اردو


ادارہ عامہ برائے امور حرمین شریفین
ادارہ امر بالمعروف و نہی المنکر
مسجد الحرام ؛ مکہ مکرمہ


# توسل اور وسیلہ میں صحیح عقیدہ




## اهم ترین قواعد:

پہلا قاعدہ: نصوص شریعت کو ایسے سمجھنا بہت ضروری ہے جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمجھے ہیں۔ جنہوں نے نزول قرآن اور اس کے اسباب کا مشاہدہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کے مقاصد کو سمجھا۔ اور آپ کی مراد کو پایا ۔ اس میں سے توسل بالصالحین سے اصل مراد کا سمجھنا بھی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:" جمعہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ پڑھنے کے دوران ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مال تباہ ہوگاہ، بچے بھوکے مر گئے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سے ہمارے حق میں دعا کیجئے "۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے؛ اور دعا کی"۔ (البخاری).
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ سے آپ کی حیات مبارکہ میں ایسے ہی وسیلہ پکڑا کرتے تھے۔یعنی آپ کی دعا کا وسیلہ اپناتے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد وہ ایسے وسیلہ نہیں اپناتے تھے جیسے آپ ﷺ کی حیات مبارک میں کرتے تھے۔ لیکن اس کے بجائے زندہ موجود بزرگوں کی دعا کا وسیلہ اختیار کرتے تھے۔ جیسا کہ صحیحین میں ہے: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ:" جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعا کرتے اور فرماتے :" اے اللہ ہم ترے پاس ترے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ: لے کر آیا کرتے تھے تو تو ہمیں سیراب کرتا تھا اب ہم لوگ اپنے نبی کے چچا (عباس رضی اللہ عنہ) کا وسیلہ لے کر آئے ہیں ہمیں سیراب کر"۔ راوی کا بیان ہے کہ:" لوگ سراب کئے جاتے اور بارش ہوجاتی"۔ صحیح: رواہ البخاری فی الاستقاء (1010).
یعنی وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دعا کرواتے تھے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے دعا کروایا کرتے تھے۔ اگر فوت شدگان صالحین کا وسیلہ اختیار کرنا جائز ہوتا تو صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس نہ جاتے۔

دوسرا قاعدہ: مسئلہ میں وارد تمام دلائل کے مابین جمع و تطبیق بہت ضروری ہے؛ تاکہ صحیح نتیجہ اخذ ہوسکے۔ جب کہ بعض دلائل کو اختیار کرنا اور بعض کو ترک کردینا یہ اہل بدعت اور ان گمراہ لوگوں کا طریقہ ہے جو ان متشابہات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے؛ارشاد فرمایا:آل عمران 7)"وہی تو ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس کی بعض آیتیں محکم ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کا اتباع کرتے ہیں تاکہ فتنہ برپا کریں "۔

تیسرا قاعدہ : وہ تمام دلائل جن سے مخالفین مسئلہ توسل میں استدلال کرتے ہیں؛ وہ یا تو صحیح ہیں؛ مگر واضح نہیں ہیں۔ جیسا کہ یہ آیت کریمہ :(المائدہ 35)" اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ تلاش کرتے رہو اور اس کے رستے میں جہاد کرو تاکہ کامیاب ہوجاؤ"۔
یہ دلیل ثبوت کے اعتبار سے قطعی ہے؛ مگر مخالفین کے باطل اور ممنوع وسیلے اختیار کرنے میں واضح اور صریح نہیں ہے۔ بلکہ یہ مشروع توسل پر دلالت کرتی ہے جیسے نیک اعمال کا وسیلہ ؛ حضرات صحابہ کرام نے اس کی تفسیر ایسے ہی کی ہے۔ ان مفسر صحابہ میں سے ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ آپ نے اس کی تفسیر قربت سے کی ہے۔ اور آپ کے شاگرد قتادہ نے اس کی تفسیر نیک اعمال اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے کی ہے۔
یا تو پھر وہ دلائل واضح تو ہیں؛ مگر صحیح نہیں ہیں۔ جیسے وہ حدیث جس سے مخالفین بحق نبی؛ یا بجاہ نبی کے وسیلہ کے جواز پر استدلال کرتے ہیں؛ جس میں ہے: "جو کوئی اپنے گھر سے نماز کے لیے نکلا۔ اور پھر یہ دعا کی:
" اے اللہ ! میں آپ سے تمام مانگنے والوں کے آپ پر حق کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں؛ او راپنے اس چلنے کے وسیلہ سے....." الحدیث۔ اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں ہے۔ اس کو امام نووی اور امام ہیثمی نے ضعیف کہا ہے۔



# توسل

دعا کرنے والے کو وہ اسباب یاد کرنے چاہیں جو قبولیت دعا کا سبب بن جائیں

## مشروع وسیلہ

ایسی مشروع چیز کا وسیلہ اختیار کرنا جس پر شریعت دلالت کرتی ہو۔
اس کی کئی صورتیں ہیں۔ ان میں سے چند ایک صورتیں یہ ہیں:

اول: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس اسمائے حسنیٰ اور صفات عالیہ کا وسیلہ اختیار کرنا۔ مثلاً کوئی یوں کہے: اے اللہ ! آپ ہی اس کائنات کے مدبر ہیں؛اوریہ تمام امور آپ ہی کے تصرف میں ہیں۔ اے اللہ !آپ کے اچھے اچھے نام اور عالیشان صفات ہیں۔ اے اللہ ! میں آپ کے ہر اس اچھے نام کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں؛ جو آپ نے اپنا نام رکھا ہے۔اس کی دلیل یہ فرمان ہے:[الاعراف 180] "اور اللہ کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں۔ تو اس کو اس کے ناموں سے پکارا کرو"۔اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ اپنے حال کے مناسب اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کا انتخاب کیا جائے۔ مثلاً رزق کا متلاشی کہے: اے رزاق! میرے رزق میں اضافہ فرما۔ شفا کا طلبگار کہے: اے شافی ! مجھے شفاء عطا فرما۔ اور اسی طرح باقی امور میں بھی اس کے اسماء حسنی کا وسیلہ دیا جائے۔
دوم : اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے نیک اعمال کا وسیلہ : اس کی دلیل ان تین افراد کا قصہ ہے جو ایک چٹان کے پیچھے بند ہوگئے تھے۔ پھر ان میں سے ایک نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا وسیلہ پیش کیا۔ دوسرے نے ترک زنا کا وسیلہ پیش کیا۔ اور تیسرے نے امانت داری اور مزدور کی اجرت ادا کرنے کے عمل کا وسیلہ پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ان اسباب کی بنیاد پر نجات دیدی۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے۔
سوم: کسی زندہ نیک بزرگ کی دعا کا وسیلہ : جیساکہ اس آیت میں ہے: " کہنے لگے:ابا ہمارے لیے ہمارے گناہوں کی بخشش مانگیں بےشک ہم خطاکارتھے "۔یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہمارے گناہ معاف کردے۔ اورحضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ: جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعا کرتے اور فرماتے:" اے اللہ ہم تیرے پاس تیرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وسیلہ لے کر آیا کرتے تھے تو تو ہمیں سیراب کرتا تھا اب ہم لوگ اپنے نبی کے چچا (عباس رضی اللہ عنہ) کا وسیلہ لے کر آئے ہیں ہمیں سیراب کر"۔
. راوی کا بیان ہے کہ:" لوگ سیراب کئے جاتے یعنی بارش ہوجاتی"۔صحيح: رواه البخاري في الاستسقاء [1010]
چہارم : اللہ تعالیٰ کے سامنے ذلت اور عاجزی اور مسکنت کے اظہار کا وسیلہ : جیسا کہ اس آیت میں ہے: تو اس نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ (بار الہ) میں کمزور ہوں تو میری مدد فرما"۔
اور دوسری آیت میں ہے: [21:83] " اور ایوب کو (یاد کرو) جب انہوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ مجھے تکلیف پہنچ رہی ہے اورتو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے"۔
پنجم: اللہ کی بارگاہ میں اپنی غلطی کا اعتراف اور اپنی حاجت کی پیشی: جیسا کہ اس آیت میں ہے:[قصص28:16]" بولے کہ اے رب میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے تو اللہ نے اُن کو بخش دیا۔ بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے "۔اور دوسری آیت میں ہے: [قصص28:24]"تو موسیٰ نے اُن کے لئے پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف چلے گئے۔ اور کہنے لگے کہ رب میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے"۔
ششم :اعتراف نعمت کا وسیلہ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ آپ کہیں:۔"اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، نہیں کوئی معبود سوائے تیرے ،تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں اپنی طاقت کے مطابق میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعے اس چیز کے شر سے جس کا ارتکاب میں نے کیا، میں اقرار کرتا ہوں تیرے سامنے تیرے انعام کا جو مجھ پر ہوا اور میں اقرار کرتاہوں اپنے گناہوں کا، لہٰذا تو مجھے معاف کردے ،کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی بھی معاف کرنے والا نہیں ہے"۔جب کوئی شخص اس دعاء کو شام کے وقت صدق دل کے ساتھ پڑھے اور اس دن شام سے پہلے مرجائے، تو جنت میں داخل ہوگا، اور جس نے یہ کلمات صدق دل سے رات میں کہے اور صبح ہونے سے پہلے وہ مرجائے تو جنتی ہے"۔
ہفتم :توحید خالص کاوسیلہ: جیسا کہ اس آیت میں ہے: [الانبیاء٨٧] " آخر اندھیرے میں (اللہ کو) پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بےشک میں قصوروار ہوں"۔

## ممنوع وسیلہ

ایسی چیز کا وسیلہ اختیار کرنا جس کی شریعت میں کوئی دلیل موجود نہ ہو۔
اس کی دو صورتیں ہیں۔

### اول : شرکیہ وسیلہ

اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی انسان کسی نبی یا ولی یا کسی دیگر کی قبر پر جائے اور پھر یوں کہے: میرے آقا! میری مدد کردو۔ مجھے شفا دیدو۔ میری مشکل دور کردو۔یا میری حاجت پوری کردو۔یامیرے دشمن کو تباہ کردو۔یا پھر وسیلہ اختیار کرنے کے لیے اس قبر پر جانور ذبح کرے؛ یا پھر اس قبر کا طواف کرے؛ اس طرح کا دیگر کوئی کام کرے۔
یہ بالکل وہی شرکیہ کام ہے جو مشرکین عرب کیا کرتے تھے۔ جو اپنے من گھڑت معبودوں کو پوجتے؛ اور طرح طرح کی عبادات کرکے ان کی قربت حاصل کرتے۔ اورکہتے : ہم ایسا اس لیے کرتے ہیں کہ یہ بزرگ ہمیں اللہ کے قریب کردیں گے۔ اور یہ بھی کہتے کہ: یہ بزرگ اللہ کی بارگاہ میں ہمارے سفارشی ہیں۔ وہ اپنے ان معبودوں کے متعلق ہر گز یہ عقیدہ نہ رکھتے تھے کہ: انہوں نے ہمیں پیدا کیا ہے؛ یا ہمیں روزی دیتے ہیں۔ یا ان کے نظام کی تدبیر ان کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن انہیں اس لیے پوجتے اور پکارتے تھے کہ وہ ان کے لیے اللہ کی بارگاہ میں سفارش کریں گے۔یہی تو شرک اکبر ہے۔ العیاذ باللہ ۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:[الزمر:3],,اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست بنائے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کو اس لئے پوجتے ہیں کہ ہم کو اللہ کا مقرب بنادیں۔ تو جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں اللہ ان میں ان کا فیصلہ کردے گا۔ بےشک اللہ اس شخص کو جو جھوٹا ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا "۔

### دوم : بدعتی وسیلہ

یعنی ایسی چیز سے کا وسیلہ اختیار کرنا جس کا حکم نہ ہی نبی کریم ﷺ نے دیا ہے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وہ وسیلہ اختیار کیا ہو۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
" جس نے ہمارے احکام میں کوئی ایسی بات ایجاد کی جو اس سے نہ ہو تو وہ مردود اور نامقبول ہے"۔(بخاري)
ہمارے احکام سے مراد : ہماری لائی ہوئی شریعت اور احکام عبادت ہیں۔ اس کی مثال: انسان کسی قبر پر آئے؛ اور صرف ایک اللہ تعالیٰ سے سوال کرے؛ مگر اس بات کا اعتقاد رکھے کہ ولی کے مزار پر دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔ یا پھر کسی ایسی جگہ یا کونے کو دعا کے لیے خاص کر دے جسے شریعت نے عبادت کے لیے خاص نہ کیا ہو۔
یا پھر اللہ تعالیٰ سے نبی کے حق سے؛ یا پھر ولی کے حق سے؛ یا ان کی جاہ اور مقام و مرتبہ کے وسیلہ سے؛ یا ان کی برکت اور حرمت کے وسیلہ سے ؛ یا ان کی قبر یا مزار کے وسیلہ سے؛ یا اہل ایمان اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے والوں کے وسیلہ سے سوال کرے۔ کیونکہ صحابہ و تابعین اور ائمہ دین نے ایسا وسیلہ اختیار نہیں کیا۔